Journal of Research and Development
A Multidisciplinary International Level Referred and Double Blind Peer Reviewed, Open Access
ISSN : 2230-9578 | Website: https://jrdrvb.org Volume-18, Issue-7| July-2026

Original Article

1928ء-2018ء ا ُردو ناول نگار بانو قدسیہ کی حیات و ادبی خدمات

Dr. Shagufta Yasmeen
Assistant Professor Dr. Rafiq Zakaria College for Women,
Jublee Park, Chatrapati Sambhaji Nagar, Maharashtra

Manuscript ID:
JRD -2026-180732
ISSN: 2230-9578
Volume 18
Issue 7
Pp. 158-159
July- 2026
Submitted: 16 June. 2026
Revised: 26 June. 2026
Accepted: 11 July. 2026
Published: 31 July. 2026

بانو قدسیہ کا شمار پاکستان کے نہایت اہم قلم کاروں میں ہوتا ہے۔ وہ بیک وقت اُردو او پنجابی دونوں زبانوں میں لکھتی ہیں۔ناول نگاری کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اُردو او رپنجابی کو بہت سارے عمدہ افسانے بھی دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسٹیج او رٹیلی ویژن کے لیے بھی بے شمار ڈرامے لکھے ہیں بلکہ اُن کا شمار پاکستانی ٹیلی ویژن میں بحیثیت ٹرینڈ سیٹر کے ہوتا ہے۔ (Trend setter)وہ افسانہ لکھتی ہوں یا ڈرامہ یا ناول لکھتی ہو ان کے مطمع نظر ہمیشہ زندگی کے نشیب و فراز رہے ہیں۔ و ہ روحانیت کو اوّلیت دیتی ہیں او راپنے شوہر اشفاق احمد کی طرح تصوّف مزاج ہیں جس کی جھلک اکثر اُن کے افسانوں او رناولوں میں نظر آتی ہے۔ وہ عورتوں کو مرد کی نقالی سے باز رہنے کی تلقین کرتی ہیں۔ وہ عورتوں کی آزادی تو پسند کرتی ہیں لیکن نسوانیت کے حدود میں۔ وہ عورتیں جو مردو ں کے مقابل مساوی حقوق کا مطالبہ کرتی ہیں وہ انہیں پسند نہیں ہے۔وہ عورت کو سماج میں پوری عزت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہیں۔عورتوں کی بے معنی آزادی کی خاطر مرد کے جھانسے میں آکر خو د عورت اپنی نسوانیت کو کھو رہی ہے اور خواہ مخواہ گھر سے باہر نکل کر اپنا وقار او راپنی عزت کو داوٴ پر لگا رہی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ایک و ہ عورت جو گھر میں اپنے فرائض منصبی کو سلیقے سے نبھا کر اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بناتی ہے وہ زیادہ محفوظ او رزیادہ عزت دا رہوتی ہیں بمقابل ان عورتوں کے جو شمع محفل بن کر بناوٹی لائف اسٹائل کو اختیار کر کے اپنی زندگی کو جہنم کا ایندھن بناتی ہیں۔
بانو قدسیہ 2نومبر 1928ء کو مشرقی پنجاب کے ایک مقام فیروز پور میں ایک جاٹ خاندان کے فرد بدر الزماں چھٹہ کے یہاں پیدہوئیں۔اُن کے والد ایک بڑے زمیندار تھے او رضلع حصار کے ایک حکومتی فارم میں ملازم تھے۔ وہ ایگری کلچر کے شعبے میں گریجویٹ تھے لیکن جب بانو قدسیہ بمشکل ساڑھے تین سال ہی کی تھیں کہ اُن کے والد کا انتقال 1932ء میں ہو گیا۔اُن کی والدہ ذاکر چھٹہ ماہر تعلیم تھیں او رلڑکیوں کو تعلیم دلوانے کے حق میں تھیں۔ اُن کا بچپن او رلڑکپن فیروز پور ہی میں گزرا۔ اُن کی ابتدائی تعلیم مشرقی ہندوستان کے صوبے ہماچل پردیش کے دھرم شالہ اسکول میں ہوئی۔والدہ کی تربیت او رخود بانو کی علم حاصل کرنے کی لگن نے انہیں عام بچوں سے مختلف بنا دیا تھا۔ وہ خوب دل لگاکر پڑھتی تھیں۔ او رہمیشہ کلاس میں اوّل درجے میں کامیاب ہو تی تھیں۔
1947 ء کو ہمارا ملک ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا اور اس کے ساتھ ہی تقسیم ہو گیا او ردنیا کے نقشے پر ایک نیا ملک پیدا ہو ا۔ پاکستان اسی زمانے میں بانو قدسیہ اپنی والدہ ذاکر چھٹہ کے ساتھ پاکستان ہجرت کر گئیں اور بطور مسکن انہوں نے شہر لاہو ر کا انتخاب کیا۔اس افرا تفری کے ماحول میں بھی اُن کی والدہ اُن کے حصول تعلیم سے بے فکر نہیں رہیں بلکہ انہوں نے اُنہیں لاہو رکے کالج' کالج کینیرڈ کالج برائے خواتین میں داخل کر دیا۔
حصول ِ علم کی جستجو ابھی باقی تھی۔ایم۔ اے کی ڈگری کے حصول کی خاطر انہوں نے گورنمنٹ کا لج لاہور میں داخلہ لیا۔ اسی زما نے میں ایک نو جوان اشفاق احمد بھی ان کا ہم جماعت تھا۔ جو نہایت وجیہہ سنجیدہ او رہونہار تھا۔اکثر دونوں میں مقابلہ ٹھن جاتا تھا۔کبھی و ہ میدان مار لیتا او ر کبھی بانو قدسیہ سب سے زیادہ نمبرات حاصل کر کے سب کو ششدر کر دیتی۔ ابتداء دونوں میں دوستی کم او ربحث و مباحثہ زیادہ ہو تا تھا۔ اشفاق احمد کے افسانے بھی اُردو کے اہم رسائل میں شائع ہو رہے تھے۔مزاج کی یہی ہم آہنگی دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لے آئی۔ ایم۔ اے اُردو انہوں نے امتیازی نشانات سے کامیاب کیا۔ اشفاق احمد او ربانو قدسیہ شادی کرنا چاہتے تھے لیکن یہ مرحلہ اتنی آسانی سے طئے نہیں ہوا۔ بانو قدسیہ کو اشفاق احمد کا گھرانہ پسند نہیں کرتا تھا او رخود اشفاق احمد کو بانو قدسیہ کی والدہ نا پسند کرتی تھیں۔ دونوں گھرانوں میں ایک تناؤ کی کیفیت پیدا قدسیہ
راضی نہیں ہوئیں' او رآخر 1951ء میں بانو قدسیہ کی شادی اشفاق احمد سے ہو گئی۔
دونوں بہت عمدہ قلم کار تھے۔ شادی کے بعد لکھا ئی میں شدت آگئی او راس کے ساتھ ہی دونوں پر شہرت کے در وازے بھی کھُلنے لگے تھے۔ اگر اشفاق احمد بہت عمدہ ادیب تھے تو بانو قدسیہ بھی ان سے کم تر نہیں تھیں۔ دونوں کو اپنی اپنی زبان دانی پر پورا ناز تھا۔ لیکن بانو قدسیہ کہتی ہیں کہ ہم دونوں کبھی بھی اپنی اپنی تخلیقات تو ایک دوسرے سے چھپاتے تھی او رنہ ہی ایک دوسرے سے مشورے کرتے تھے۔دونوں پوری آزادی کے ساتھ اپنا ادبی سفر طئے کر رہے تھے۔1951ء میں دونوں نے مل کر ایک ادبی رسالہ "داستان گو" کے عنوان جاری کیا۔ دونوں ہی اس کے مدیر تھے۔ او ریہ رسالہ اشفا ق احمدکی ہی پریس میں شائع ہو تا تھا۔
دونوں نے نہایت با وقار او رعمدہ ازدواجی زندگی بسر کی۔ اپنی ادبی زندگی کے بارے میں وہ لکھتی ہیں کہ اپنے لکھائی کا کام نہایت صبر و سکون سے کرتی ہیں۔لکھنے لکھانے کا شوق انہیں بچپن ہی سے تھا۔ جب وہ طالب علم تھیں تو اپنے کالج کے میگزین کے لیے مضامین او رافسانے لکھتی تھیں اور ساتھ ہی مختلف اخبارات و رسائل کو بھی اپنے تخلیقات بھیجتی تھیں۔ اللہ پر بھر پور یقین رکھتی ہیں او راپنی خود اعتمادی پر بھروسہ کرتی ہیں۔ حقیقت تو یہی ہے کنیرڈ Kinnairdکا ماحول ہی کچھ ایسا تھا کہ خود بخود طالب علم ادبی ماحول میں ڈوبتا چلا جاتا تھا۔ اپنی تعلیم کے دوران ہی انہوں نے بہت کچھ سیکھا او رشہرت کی طرف قدم بڑھایا۔ اُن کے اسا تذہ بھی اہل قلم تھے اور اپنے طلباء کو بے حد پسند کرتے تھے۔

Creative Commons (CC BY-NC-SA 4.0)
This is an open access journal, and articles are distributed under the terms of the Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International Public License, which allows others to remix, tweak, and build upon the work noncommercially, as long as appropriate credit is given and the new creations ae licensed under the idential terms.

Address for correspondence:
Dr. Shagufta Yasmeen Assistant Professor Dr. Rafiq Zakaria College for Women, Jublee Park, Chatrapati Sambhaji Nagar, Maharashtra

How to cite this article:
Yasmeen, S. (2026). 1928ء-2018ء خدمات ادبی و حیات کی قدسیہ بانو ناول نگار اُردو ا. Journal of Research and Development, 18(7), 158–159. https://doi.org/10.5281/zenodo.22156111

Quick Response Code:
Website: https://jrdrvb.org/
DOI: 10.5281/zenodo.22156111
OPEN ACCESS

Journal of Research and Development
A Multidisciplinary International Level Referred and Double Blind Peer Reviewed, Open Access
ISSN : 2230-9578 | Website: https://jrdrvb.org Volume-18, Issue-7| July-2026

بانو قدسیہ کے گھر پنجابی زبان بولی جاتی تھیں۔ لیکن بانو نے اپنی اولین تخلیقات اُردو ہی میں لکھیں۔ کیونکہ وہ اُردو کو ایک ایسی زبان مانتی ہیں جس میں نہایت آسانی سے اپنا مافی الضمیر بیان کیا جا سکتا ہے۔میا ں بیوی دونوں ہی ادیب تھے اس لیے گھر کا ماحول ادبی ہو گیا تھا۔ دونوں ہی نثر نگاری پر قدرت رکھتے تھے۔ دونوں نے زندگی کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ دونوں کا مشاہدہ او رمطالعہ نہایت وسیع تھا۔ دونوں نے اُردو او رپنجابی کے ساتھ ہی ساتھ انگریزی ادب کا بھی خوب مطالعہ کیا تھا۔ یہ او ربات تھی کہ دونوں اپنی اپنی مرضی کا کام کرتے تھے او رکبھی ایک دوسرے کے لیے رکاوٹ نہیں بنے۔ عام طور پر وہ خواتین جو شادی سے پہلے بہت عمدہ ادبی ذوق رکھتی ہیں۔ شادی کے بعد کچھ تو سسرالی حالات او رکچھ کام کاج کی مصروفیت انہیں ادب سے دور کر دیتی ہے۔ لیکن بانو قدسیہ کے لیے یہ مسئلہ نہیں تھا بلکہ شادی کے بعد وہ اور شدّت کے ساتھ ادب سے جُڑ گئیں۔ افسانہ او رناولوں کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے ڈرامے بھی لکھیں او رمضامین بھی شائع کیے آج ان کی اُردو ادب میں ایک مستحکم شخصیت بن چکی ہیں او راُن کے نام پر کئی کتابیں ہیں۔ جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

1) بازگشت۔ (افسانوی مجموعہ جو شیش محل کتاب گھر لاہور سے شائع ہوا۔
2) امر بیل۔ (افسانوی مجموعہ, مکتبہ اُردو لاہور سے شائع کیا۔
3) کچھ او رنہیں۔ (افسانوی مجموعہ۔ مکتبہ اُردو لاہور سے شائع ہوا۔
4) دانت کا دستہ۔(افسانوی مجموعہ۔ شیش محل کتاب گھر لاہور' نے شائع کیا۔
5) یک دن۔ (ناولٹ) مکتبہ میری لائبریری لاہور سے شائع ہوا۔
6) موم کی گلیاں۔ (ناولٹ) اسے بھی مکتبہ میری لائبریری نے ہی شائع کیا۔
7) پرداـ (ناولٹ) داستان گو۔ لاہور سے ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا۔
8) شہرِ بے مثال۔ (ناولٹ) الحراء پبلشر ز لاہور سے شائع ہوا۔
9) راجہ گدھ (ناول) سنگ میل پبلی کیشنز لاہور سے ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا۔
10) آدھی بات۔ (اسٹیج ڈرامہ) سنگ میل پبلی کیشنز لاہو ر نے شائع کیا۔
11) اک تیرے آنے سے (اسٹیج ڈرامے) یہ بھی سنگ میل پبلی کیشنز, لاہور سے شائع ہوا۔
12) منزل منزل (اسٹیج ڈرامے) سنگ میل پبلی کیشنز , لاہو رسے شائع ہوا۔
13) نا قابل ذکر(افسانے) سنگ میل پبلی کیشنز,لاہور سے شائع ہوا۔
14) توجہ کی طالب (افسانوی کلیات) سنگ میل پبلی کیشنز, لاہو رنے 1985 میں شائع کی۔
15) فٹ پاتھ کی گھانس۔ (ٹی۔وی ڈرامے) فیروز پبلیشر ز, لاہور سے 1989 میں شائع ہوا۔
16) دوسرا دروازہ (افسانے۔ سنگ ِ میل پبلی کیشنز, لاہو رسے 1999شائع ہوا۔
17) آتش زیر پا (افسانے) سنگ ِ میل پبلی کیشنز, لاہو رسے 2000 میں شائع ہوا۔
18) سامانِ وجود(افسانے) سنگ میل پبلی کیشنز, لاہو ر2002 میں شائع ہوا۔
19) دست بستہ۔ (افسانے) سنگ میل پبلی کیشنز, لاہور 2003 شائع ہوا۔
20) دوسرا قدم (ڈرامہ) سنگ ِ میل پبلی کیشنز,1995 میں شائع ہو ا۔
21) حوا کے نام (ڈرامہ) سنگ میل پبلی کیشنز, لاہو رسے 1996 میں شائع ہوا
22) سورج مکھی (ڈرامہ) سنگ میل پبلی کیشنز, لاہور سے شائع ہوا۔
23) تماثیل (ڈرامہ) سنگ میل پبلی کیشنز, لاہور سے 1996 میں شائع ہوا۔
24) مرد ابریشم (خاکے) سنگ میل پبلی کیشنز, لاہور سے شائع ہوا۔
25) دو آنے (بچو ں کے لیے) فتح غلام علی اینڈ سنس ۔ لاہور
26) چار چمن (چا ر نا ولٹ) سنگِ میل پبلی کیشنز , لاہو رسے شائع ہوا –
27) کچھ او رنہیں (ناولٹ) سنگِ میل پبلی کیشنز , لاہو رسے شائع ہوا–
28) اَ سے پاسے (پنجابی ڈرامے) سنگِ میل پبلی کیشنز , لاہو رسے شائع ہوا -
29) مدھراں۔ (پنجابی ڈرامے) سنگِ میل پبلی کیشنز , لاہو رسے شائع ہوا۔

ان ادبی تخلیقات پر آگے گفتگو کی جائے گی۔انہیں بے شمار انعامات و اعزازات سے بھی نوازا گیا۔۱۹۸۶ء میں انہیں بہترین ڈرامہ نویس کا انعام ملا۔اس کے بعد یہی انعام انہیں مسلسل تین بر سوں تک ملتا رہا۔ یعنی ۱۹۸۶ء سے ۱۹۸۸ء انہیں بہترین پلے رائٹ کا سب سے بڑا ایوارڈ 'تاج ایوارڈ'سے بھی نوازا ہ گیا۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان نے انہیں تمغہ امتیاز (برائے ادب)۱۹۸۳ء سے نوازا۔